آخر میں یہ ظاہر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ مسٹر میکارتھی نے فہرست کے آخر میں لکھ دیا ہے کہ بہتر ہوگا اگر اس انگریزی ترجمہ کو عربی متن سے مقابلہ کر کے جانچ کر لی جائے۔ افسوس کہ بیدار صاحب نے اس مشورہ پر عمل نہیں کیا ورنہ اس قدر شدید غلط فہمیوں میں مبتلا نہ ہوتے۔

ندوۃ المصنفین کی تازہ ترین عظیم الشان کتاب

ترجمان السنّہ جلد سوم

کئی سال کے انتظار کے بعد اس متبرک اور اہم ترین کتاب کی تیسری جلد شائع ہوگئی، یہ جلد پہلی دو جلدوں سے ضخامت میں بھی زیادہ ہے اور اس کے مباحث ومضامین بھی مختلف حیثیتوں سے نہایت اہم ہیں، اس میں مسئلہ قضاء وقدر کے تمام بابوں کے علاوہ، پوری کتاب الانبیاء بھی آگئی ہے، جس میں وحی اور نبوت ورسالت کے ایک ایک گوشے پر سیر حاصل کلام لکھا گیا ہے اور تمام متعلقہ احادیث کو نئے نئے عنوانوں کے ساتھ سامنے لایا گیا ہے۔ حضرت آدمؑ سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام پیغمبروں کے حالات وواقعات صحیح اور مستند حدیثوں کی روشنی میں واضح کئے گئے ہیں، خاص طور پر حضرت عیسٰی علیہ السلام کی زندگی کی خصوصیات سے متعلق تمام بحثوں کو عجیب وغریب انداز سے اُجاگر کیا گیا ہے۔ ان مباحث کے مطالعہ کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کے رفع ونزول کا مسئلہ آئینہ کی طرح صاف ہو جاتا ہے، یہ عظیم الشان جلد کم وبیش پانچ سو حدیثوں کے ترجمے اور تشریح پر مشتمل ہے۔ صفحات ۴۶۲، بڑی تقطیع قیمت دس روپے آٹھ آنے۔ مجلد بارہ روپے آٹھ آنے۔

ادبیّات

نذرِ آلمؔ

از

(جناب شارقؔ میرٹھی ایم اے)

"جناب آلمؔ مظفرنگری کو اُردو کے صاحب فن اساتذہ میں نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ آپ نے "نذرِ حکمت" کے عنوان سے ہز ایکسی لینسی علی اصغر حکمتؔ سفیرِ ایران کی غزل کے جواب میں فارسی کی ایک نہایت عمدہ غزل کہی ہے۔ یہ غزل آپ کے قابل قدر تازہ مجموعۂ کلام "سدرہ وطوبیٰ" میں شامل ہے۔ میں نے جس وقت اس غزل کو پڑھا وجدانی کیفیت طاری ہو گئی اور بے ساختہ چند اشعار کا مفہوم اُردو کے قالب میں ڈھل کر زبان پر آ گیا۔ میں نذرِ آلمؔ کے عنوان سے ان اشعار کو جنابِ آلمؔ کی خدمتِ اقدس میں پیش کر کے متوقع ہوں کہ وہ اس ہدیۂ شوق کو قبول فرمائیں گے۔ (شارقؔ میرٹھی ایم اے)

آلمؔ

ازاں بحلقۂ یاراں کسے آشنائے نیست
کہ در جہاں بدلے جذبۂ وفائے نیست
فرازِ طور بود، بجد وبیستوں کہ دلم
کدام منزلِ عشقت کہ کربلائے نیست
غمِ تو نعمتِ کونین و کمتر از خاکست
دلے کہ حامل ایں دردِ بے دوائے نیست

شارقؔ

اِس راز سے جہاں میں کوئی آشنا نہیں
دل میں کسی کے جذبۂ مہر و وفا نہیں
وہ نجد و بے ستوں ہوں کہ دل یا فرازِ طور
ہے راہِ عشق کون سی جو کربلا نہیں
میری نگاہِ شوق میں کمتر ہے خاک سے
وہ دل جو مبتلائے غمِ بے دوا نہیں